سوال

ناڑا کاٹ(931)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کے جب عورت کے اولاد پیدا ہوتی ہے تو وہ مولود کا ناڑا کاٹ کر اسی گھر میں جہاں وہ پیدا ہوا دفن کرتے ہیں اور کچھ چھلے وغیرہ آگ میں جلاتے ہیں۔ اور مولود کو سوپیلا یعنی چھاج میں لٹاتے ہیں سو یہ درست ہے یا نہیں؟

بر 2۔ جب عورتوں کے اولاد پیدا وہوتی ہے تو سوا مہینہ کنواں پر جانا اور اسی کو چھونا برا جانتی ہیں۔ جب خون نفاس سے فارغ ہو جاتی ہیں۔ اور تاریخ ولادت سے چالیس روز گزر جاتے ہیں تو کنویں پر جاتی ہیں اور کنویں میں خواجہ خضر کو سمجھ کر تھوڑا سندور اور چاول اور سر سو ماسی کنویں پر کھتی ہیں۔ بعد اذان پانی بھر کر

بر 3۔ جو عورت ایسا کام کرے اس کا نکاح ٹوٹ جائے تو اس پر طلاق رجعی عائد ہوئی یا نہیں اور وہ عورت کس صورت سے اسی شوہر کے نکاح میں آ سکتی ہے۔ ؟

بر 4۔ ایک آدمی نے اپنی عورت کو اسقاط حمل کی دعا دی اس کا حمل گر گیا تو وہ شخص گناہ گار ہو گا یا نہیں؟

5۔ یا اپنی عورت کو ایسی دوا دیتا ہے۔ کہ جس سے حمل نہ رہے اور وہ بانجھ ہو جاوے درست ہے یا نہیں فقط۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب۔ 1۔ یہ رسم نادرست اور ناجائز ہے۔ اس واسطے کے محض بے اصل ہے اس کی شرع سے کوئی سند نہیں ہے اور مولود کو سوپیلا میں لٹانا بھی نہیں چاہیے۔ کیونکہ عوام اس فعل کو اس غرض سے کرتے ہیں کہ اس سے مولود زندہ رہے گا۔ لہذا اس فعل سے اجتناب چاہیے۔

جواب۔ 2۔ یہ رسم بالکل جہالت اور ضلالت کی رسم ہے۔ اس سے بھی اجتناب لازم ہے۔ سوا مہینے تک کنویں پر جانے کو اس خیال سے برا سمجھنا کہ کنویں میں خواجہ خضر رہتے ہیں۔ عقل اور نقل دونوں کے خلاف ہے۔ عقل کے خلاف اس وجہ سے ہے کہ جب ایک خاص کنویں میں خضرؑ کا وجود مانا جاوے ؑ

1عن عبداللہ بن عمر قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء فی اخر حیاتہ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارا یتکم لیلتکم ہذہ فان راس مائۃ سنۃ لا یبقی ممن ہو الیوم علی ظہر الارض احد الحدیث

غرض حضرت خضرؑ کو کنویں میں سمجھنا اور تاریخ ولادت سے سوا مہینے تک کنویں پر نہ جانا اور اس کے چھونے کو برا سمجھنا اور چالیس دن گزر جانے کے بعد سندور وغیرہ کنویں پر رکھنا نہایت ہی بری رسم ہے۔ اور سراسر جہالت اور ضلالت کی بات ہے جو عورت ی کنواں چھونے کی رسم کرے گا۔ وہ بلاشبہ گنا

جواب۔ 3۔ جو عورت ایسا کام کرے کے جس کی وجہ سے اس کا نکاح ٹوٹ جائے تو اس۔ طلاق عائد نہیں ہوتی ہے۔

1۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی آخری زندگی میں ایک عشاء کی نماز پڑھائی آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہوتے اور فرمایا کہ آج کی رات مجھے معلوم ہوا کے آج سے سو سال تک دنیا کا کوئی انسان موجود نہ رہے گا۔

ئن اور نہ رجعی اور وہ عورت اگر اپنے شوہر کے نکاح میں آنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اس کام سے توبہ کرے اور اس سے نکاح کرے۔

جواب۔ 4۔ اگر نفخ روح کے بعد اسقاط حمل کی دوا دی اور حمل گر گیا تو وہ بالاتفاق گناہ گار ہو گا اور بہت بڑا گناہ گار ہو گا۔ اور قبل نفخ روح کے اسقاط حمل کی دوا دی اور حمل گر گیا تو اس صورت میں جن علماء کے نزدیک عزل ناجائز ہے ان کے نزدیک وہ گناہ گار ہو گا اور جب علماء کے نزدیک عزل جائز ہے ان ۔َ

یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جان پڑنے سے پہلے عورت کا حمل گرا دینا بھی جائز ہے۔ اور جو عزل کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک حمل گرانا ناجائز ہے۔ جو عزل کو جائز سمجھتے ہین وہ اس کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اور جو عزل کو جائز سمجھتے ہیں وہ اسقاط کو ناجائز بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ عزل میں سبب ممانعت کوئی نہیر

ب 5۔ ایسی دوا جس سے حمل نہ رہے حکم میں اسقاط قبل از نفخ روح کے ہے پس جن کے نزدیک وہ جائز ہے یہ بھی جائز ہے۔ اور جن کے نزدیک وہ جائز نہیں یہ بھی جائز نہیں۔

(حررہ عبدالرحیم۔ سید محمد نزیر حسین دہلوی۔ فتاویٰ نزیریہ 209)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 348-352

محدث فتویٰ